

## 95353 - آلہ سے چیک کرنے میں ظاہر ہونے والے عیوب مٹانا تا کہ گاہک نہ دیکھ سکے

### سوال

کئی برس کی تلاش کے بعد مجھے ایک کمپنی میں ملازمت ملی ہے، لیکن مجھے ایک یہ مشکل درپیش ہے کہ میرے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس میں یہ بھی شامل ہے کہ میں رپورٹ تیار کر کے فائنل ٹیکنکل فائل کے ساتھ لگاؤں، آپ کے علم کے لیے یہ بتانا چاہوں گا کہ ورکشاپ میں ہونے والے کام سے ملانے سے یہ معلومات چیک اپ کرنے والے آلہ سے آٹومیٹک حاصل ہوتی ہیں، مجھے جو چیز پریشان کرتی ہے وہ یہ کہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ اس رپورٹ کو کمپیوٹر پر لکھوں اور چیک اپ کرنے والے آلہ نے ٹیکنکل رپورٹ میں جو عیب بھی ظاہر کیا ہے اسے مٹا دیا جائے، حالانکہ ہونا یہ تھا کہ عیب موجود ہونے کی صورت میں ملازمین گاہک کے پاس جائینگے اور اس عیب کی مرمت کی جائیگی، لیکن جب گاہک چیک اپ آلہ سے جاری ہونے والی رپورٹ میں کوئی عیب نہیں پائیگا تو وہ بل ادا کر دیگا، کیونکہ یہ رپورٹ بہت ہی مصدقہ ہوتی ہے اور اس میں جعل سازی کرنا بہت مشکل ہے، صرف کمپیوٹر کے جدید پروگرام کے ذریعہ ہی ایسا کیا جا سکتا ہے، برائے مہربانی آپ اس کا کوئی حل بتائیں اور مجھے اپنے ضمیر کی ملامت سے نکالیں۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس طرح آپ نے بیان کیا ہے رپورٹ میں اس طرح کا تصرف کرنا دھوکہ و فراڈ ہے جو کہ جائز نہیں، جس کے نتیجہ میں لوگوں کا ناحق مال کھایا جاتا ہے، اور جو کوئی بھی اس دھوکہ اور فراڈ میں شریک ہو گا وہ گنہگار ہے۔ واجب تو یہ ہے کہ جو کام کیا جا رہا ہے اس کے عیوب کا خریدار کو بتایا جائے، اور اگر وہ اس پر راضی ہوتا ہے تو ٹھیک، وگرنہ کاریگر اسے ٹھیک کریں اور اس کی مرمت کر کے دیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 101 ) .

اور امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تك خريدار اور فروخت کرنے والا ايک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے انہیں اختيار حاصل ہے، اور اگر وہ سچائی اختيار کرینگے اور وضاحت کر دینگے تو ان دونوں کی بيع میں برکت کر دی جائے گی، اور اگر وہ چھپائیں گے، اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بيع کی برکت مٹا دی جائیگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2079 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1532 ) .

یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ روزی ایک ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے قبل ہی لکھ دیا تھا اور اس کا اندازہ مقرر کر دیا تھا، اس لیے روزی کا کم ہونا اور دیر سے آنا آپ کو اس پر نہ ابھاریں کہ آپ اللہ کی معصیت و نافرمانی کے ذریعہ روزی حاصل کرنے لگیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"یقیناً روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی بھی جان اس وقت تك فوت نہیں ہوگا جب تك کہ وہ اپنی روزی پوری نہ کر لے، اور سارا رزق کھا نہ لے، تو تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختيار کرتے ہوئے روزی کا حصول اچھی طرح کرو، اور تم میں سے کسی کو بھی روزی کا لیٹ اور کم ہو جانا اس پر مت ابھاریے کہ تم اللہ کی نافرمان و معصیت کر کے روزی حاصل کرنے لگو، کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا"

اسے ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 2085 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ کمپنی کے ذمہ داران کو نصیحت کریں اور ان کے سامنے اس بات کی وضاحت کریں کہ دھوکہ دینا حرام ہے، اور دنیا میں اس کی سزا برکت ختم ہونا، اور آخرت میں عذاب ظلم اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کی سزا ہے، اگر تو کمپنی کے ذمہ داران آپ کی بات تسلیم کر لیں تو، اور اگر وہ قبول نہیں کرتے تو اس کام کو ترک کر کے کوئی اور کام تلاش کر لیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختيار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق ( 2 - 3 ) .

ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں وسعت کرے، اور آپ کے مال و دولت میں برکت فرمائے، اور آپ کو حرام کے بدلے حلال دے کر حرام سے غنی اور بے پرواہ کر دے۔

واللہ اعلم .